

رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا

’اے میرے رب! مجھے علم میں بڑھا دے۔‘

قرآن کریم (۱۱۵:۲۰)

تعلیمی نصاب ۲۰۲۵

لجنہ اماء اللہ، ماریشس

فہرست عنوانات

عہدِ لجنہ.....صفحہ ۳

رموزِ اوقاف.....صفحہ ۲

نیا تعلیمی نصاب کا تعرف

.....صفحہ ۵-۷

تعلیمی نصاب پہلا ٹرم- جنوری سے اپریل

.....صفحہ ۸-۳۲ تک ۲۰۲۵

تعلیمی نصاب دوسرا ٹرم- مئی سے اگست

.....صفحہ ۳۵-۶۱ تک ۲۰۲۵

عہد لجنہ اِماء اللہ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

میں گواہی دیتی ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی
شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اس کے بندے اور رسول ہیں۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنے مذہب اور قوم کی خاطر اپنی جان، مال،
وقت اور اولاد کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہوں گی۔ نیز سچائی
پر ہمیشہ قائم رہوں گی اور خلافت احمدیہ کو قائم رکھنے کیلئے ہر قربانی کے
لئے تیار رہوں گی۔

ان شاء اللہ

Summary of the Most Common Stop / Pause Signs During the Recitation of the Holy Qur'an

رموز اوقاف

This sign indicates the end of a verse – one must stop here.

○

یہ علامت آیت کی ہے یہاں ٹھہرنا ضروری ہے

This sign (*meem*), indicates *waqf lazim* – one must pause here.

م

لفظ لازم کا مختصر ہے یہاں ٹھہرنا ضروری ہے

This sign (*tua*), means *waqf mutlaq* – one should pause here.

ط

لفظ مطلق کا مختص ہے ٹھہرنا چاہیے

This sign (*jeem*), means *waqf jaa'z* – one may or may not stop here.

ج

علامت جائز۔ ٹھہرنا نہ ٹھہرنا دونوں برابر ہیں

This sign (*zaa*), means that one should not pause here.

ز

لفظ تجاوز سے لیا گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہاں سے گزر جانا چاہیے

This sign means *al-waslul aula* – it is better to join the two verses together and not to read them separately.

صلے

الوصل الاولیٰ کا خلاصہ ہے یعنی ملا کر پڑھنا بہتر ہے

This sign (*saad*), means one may or may not pause here.

ص

علامت وقف مرتض۔ اگر تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے

This sign (*qaaf*), means that one should not pause here.

ق

یہاں ٹھہرنا نہ چاہیے

This sign (*saktah*), means that one should pause very briefly, holding one's breath.

سکتہ

یہاں تھوڑا ٹھہرے سانس نہ توڑے

This sign (*laa*), without the *aayat* sign, indicates that one must not stop here.

لا

بغیر آیت کے ہو تو ٹھہرنا جائز نہیں

This sign (*laa*) with the *aayat* sign, means that one may or may not stop here. Both options are available. (Pl. see lesson 37 of *Qaidah Yassarnal Qur'an*).

○

لا اگر علامت آیت پر ہو تو یہاں ٹھہریں یا نہ ٹھہریں، دونوں صورتیں درست ہیں۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیں قائدہ یسرنا القرآن سبق ۳۷

تعلیمی نصاب کا تعارف

جنوری 2025 سے اگست 2025 تک کے لیے ایک مطالعاتی پروگرام۔

نصاب کے اجزاء کا خلاصہ

ذیل میں تعلیم کے نصاب 2025 کے اجزاء کا خلاصہ دیا گیا ہے۔ براہ کرم ہر ایک جزء کی وضاحت کو پڑھیں۔ نصاب کے تمام اجزاء ضروری ہیں اور ان کا تفصیل سے مطالعہ کیا جانا چاہیے۔ یہ باقاعدہ خود مطالعہ کے طور پر ہو سکتا ہے یا پھر ایک ورکشاپ یا بحث کے طور پر بھی

۱۔ قرآن کریم

قرآن پاک کے بارے میں ہماری سمجھ اور معلومات کو بڑھانے کے لیے ہم درج ذیل دو سورتوں کا ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ مطالعہ کریں گے

سورہ انفطار (ٹرم 1)

سورۃ الطارق (ٹرم 2)

براہ کرم نوٹ کریں کہ اردو تفسیر حضرت خلیفہ الثانی (رح) کی تفسیر کبیر سے لی گئی ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی صفات

ہر ٹرم کے لیے ہم نے اللہ تعالیٰ کی پانچ صفات کو ترجمہ کے ساتھ حفظ کرنے کے لیے منتخب کیا ہے۔ مزید ، متعلقہ خطبہ جمعہ کے ساتھ اللہ کی دو صفات کو جوڑا گیا ہے۔ پیارے حضور (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے

نہایت خوبصورتی سے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ صفات ہماری روزمرہ کی زندگی میں کس طرح جھلکتی ہیں اور ہمیں ان صفات کو اپنے اندر سمیٹنے کے لیے کس طرح کوشش کرنی چاہیے۔ براہِ کرم خطبہ جمعہ سنیں اور ہر ایک صفت کو سمجھیں۔

۳۔ لفظ بہ لفظ ترجمہ نماز

اس سال ایک نیا جزو متعارف کرایا گیا ہے۔ انشاء اللہ اس سے نماز کے مفہوم کو گہرے طریقے سے سمجھنے میں مدد ملے گی۔ براہِ کرم پڑھیں اور یاد کرنے کی کوشش کریں۔

۴۔ حدیث

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ”چالیس جواہر حسن کے“ سے لی گئی تفسیر کے ساتھ ہر ٹرم کے لیے ایک حدیث منتخب کی گئی ہے۔ ہر ٹرم کے لیے حدیث کا مطالعہ کریں۔

۵۔ ملفوظات

ہم نے ملفوظات جلد اول سے دو اقتباسات کا انتخاب کیا ہے ہر ٹرم میں مطالعہ کرنے کے لیے۔

۶۔ حفظ کرنے کی دعائیں

حفظ کے لیے دو دعائیں قرآن پاک سے منتخب کی گئی ہیں۔ براہِ کرم دعاؤں اور تراجم کو حفظ کریں اور ان کی اہمیت کو سمجھیں۔ ان دعاؤں کو روزمرہ کی زندگی میں پڑھنے کی کوشش کریں۔

۷. نظم

ہر ٹرم کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں سے اشعار کا انتخاب ہوتا ہے تاکہ ہماری بہنوں کو اردو زبان میں شاعری کے لیے دلچسپی پیدا ہو اور ان میں موجود تعلیمات پر بھی غور کیا جا سکے۔ مزید ، اردو زبان کے سیکھنے کو بڑھاوا دینے کے لیے مشکل اردو الفاظ کا انتخاب کیا گیا ہے جن کے معنی یاد کرنے کے لیے شامل ہیں اور نظم کی مختصر وضاحت بھی دی گئی ہے

۸. حفظ قصیدہ

پچھلے سال کے تعلیمی نصاب کے تسلسل کو جاری رکھتے ہوئے ہر ٹرم کے لیے، پانچ اشعار مزید حفظ کے لیے دیے گئے ہیں۔

۹. مسیح موعود کی کتاب

اس سال ہم کتاب " کشتی نوح " کا مطالعہ اور سمجھیں گے۔ ہم اس سال آدھی کتاب مکمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

نیشنل تعلیمی دفتر
لجنہ اماء اللہ، ماربشس

تعلیمی نصاب پہلا ٹرم - جنوری سے اپریل
۲۰۲۵ کا جائزہ

اجزاء	تفصیلات
قرآن کریم	سورةالنفطار ترجمہ اور تفصیر کے ساتھ
اسماءالحسنی	اللہ تعالیٰ کے پانچ صفات کے معنی کو یاد کریں اور صفت 'ار رب' کی تفصیلی وضاحت کریں
لفظ بہ لفظ ترجمہ نماز	دعا : توجہ اور ترجمہ
حدیث	چھ شرائط ایمان
ملفوظات	تقویٰ کی بابت نصیحت
قرآن کریم کی دعا کو یاد کرنے کے لئے	نیک بیوی اور اولاد کے حصول کی دعا اور ان کے لئے اچھا نمونہ بننے کی دعا
نظم	نصرت الہی
قصیدہ	اشعار گیارہ سے پندرہ
حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب	کشتی نوح صفحہ ایک سے تیس

۱: قرآن کریم

سُورَةُ الْاِنْفِطَارِ

یہ سورۃ خاص طور پر آج کل کے عیسائیت کے دور کے نشانات پر زور ڈالتی ہے۔

سُورَةُ الْاِنْفِطَارِ – Al-Infitar

(Revealed before Hijra)

آیت ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۱﴾

Translation: In the name of Allah, the Gracious, the Merciful.

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہار رحم کرنے والا، مہربان دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

آیت ۲

اِذَا السَّمَاءُ اُنْفَطَرَتْ ﴿۲﴾

Translation: When the heaven is cleft asunder,

ترجمہ: جب آسمان پھٹ جائے گا۔

إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ میں عیسائیت کے غلبہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ سورہ مریم (۹۱:۹۲) میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں اور زمین بھی پھٹ جائے اور پہاڑ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر جائیں۔ پس جب عیسائیت کے قلیل غلبہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں کیونکہ یہ لوگ مسیح کو خدا کا بیٹا قرار دے رہے ہیں تو اب جبکہ شرک تمام دنیا میں پھیل چکا ہے اور عیسائیت کا غلبہ اپنے کمال تک جا پہنچا ہے یہ کیوں نہیں کہا جائے گا کہ وہ آسمان جو پھٹنے کے قریب تھا اب شدت شرک کی وجہ سے پھٹ گیا ہے۔ پھر اگر ایسا زمانہ آجائے جب اُس سے سو گنا زیادہ شرک پھیل جائے تو قرآنی محاورہ کے مطابق ہم یہی کہیں گے کہ آسمان پھٹ گیا۔ بعض لوگ اس بات پر خوش ہو جاتے ہیں کہ یورپ میں دہریت پائی جاتی ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ لوگ عیسائیت سے بیزار ہو چکے ہیں حالانکہ دہریہ ہونے کے باوجود ان کے دلوں سے مسیح ناصر علیہ السلام کی عظمت نہیں گئی یہی رگ تھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پکڑی کہ جب تک مسیح علیہ السلام کو دفن نہیں کیا جائے گا عیسائیت کبھی مر نہیں سکتی یہ صرف مسیح کے پرستار ہیں اور عقائد سے ان کا کوئی واسطہ نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آسمان پھٹ جائے گا کہ بڑی سخت آفت آجائے گی اور اتنا شدید ظلم (شرک) ہو گا کہ اس سے بڑا ظلم اور کوئی نہیں ہو سکتا ایک یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ آسمانی وجودوں کے دل اس شرک کو دیکھ کر زخمی ہو جائیں گے۔ خدا تعالیٰ کو یہ بات سخت بُری لگے گی فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوگی اور انبیاء کے دل اس کو دیکھ کر تڑپ اٹھیں گے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ میں نے حضرت مسیح علیہ السلام کو کشفی حالت میں دیکھا کہ وہ اس تکلیف سے تڑپ رہے ہیں کہ میرے نام پر دنیا میں اس طرح ظلم ہو رہا ہے۔

آیت ۳

وَإِذَا النُّجُومُ انْتَشَرَتْ ﴿۳﴾

Translation: And when the stars are scattered,

ترجمہ: اور جب ستارے جھڑ جائیں گے۔

اُردو تفسیر - آیت 03

وَرَادَ الْكَوَاكِبُ اَنْتَثَرَتْ فِيْ اَسْطُرْفِ اِشَارَه كِيَا گِيَا هِي كِه صَاحِبِ فَن اَوْر هُنر لَوگ بِي مُخَض اِيْنِي فَن اَوْر هُنر سِي وَه رِ سُوخ
جُو پِيْلِي پِيْدَا كَر لِيَا كَرْتِي تَحِي نِه كَر سَكِيں گِي اِيْنِي يُو رِپ كِي تَرَقِي كِي سِلْسِلَه ميں جُو تَغْيِرَات پِيْدَا هَوِيں گِي اُن كِي نَتِيْجَه ميں
بُڑے بُڑے مَاهِرِيْن كِي طَاقَتِيں بَاكِل لُٹ جَايِيں گِي۔ يِه دُونُوں بَاتِيں اِس زَمَانَه ميں پُوْرِي هُو گِي هِيں غَيْرِ عِيْسَايِي مَمَالِك ميں عِلْمَاء
تُو مَوْجُوْد هِيں مَكْرَان كَار سُوخ زَاكِل هُو چُكَا هِي يَا بُڑے بُڑے فَنكار تُو پَايَا جَاتِي هِيں مَكْرَان كَا اِشْرَاقِي نَهِيں رِهَا اَوْر عِيْسَايِي مَمَالِك
ميں اِن تَغْيِرَات كِي وَجِه سِي پَار لِيْمِنْتِس بِن گِي هِيں۔ اُمَرَاء اَوْر رُوْسَا كِي طَاقَتِيں بَاكِل لُٹ گِي هِيں اَوْر اُمَرَاء اَوْر مَاهِرِيْن فَنُون
كِي جُكِه لِيْبَر يَارِثِيُون اَوْر كِيُونِسْٹ يَارِثِيُون وَغَيْرِ هُنِي لِي لِي هِي۔

آیت ۴

وَإِذَا الْبَحَارُ فُجِّرَتْ

Translation: And when the rivers are made to flow forth *into canals*,

ترجمہ: اور جب سمندر پھاڑے جائیں گے۔

اُردو تفسیر - آیت 04

اس آیت کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ عیسائی اپنی ترقی کے زمانہ میں سمندروں کو پھاڑ کر آپس میں ملا دیں گے چنانچہ اس کی نمایاں مثال نہر سوئز اور نہر پانامہ پیش کرتی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا میں بڑی بڑی شاندار نہریں پائی جاتی ہیں اور انہوں نے بھی نہریں بنائی ہیں پٹھانوں نے بھی بنائی ہیں اور مغلوں نے بھی بنائی ہیں مگر اس آیت میں جو علامت بتائی گئی

ہے کہ سمندر پھاڑ کر آپس میں ملا دئے جائیں گے اس میں یورپ منفرد ہے اس سے پہلے دو سمندروں کو زمین پھاڑ کر نہیں ملایا گیا۔ دوسرے معنی اس کے یہ بھی ہو سکتے ہیں اور ہیں کہ بحر اس جگہ وسیع علم رکھنے والے انسان کے معنوں میں استعمال ہوا ہے اس صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ جس وقت مسیحی پادریوں کی طرف سے کثرت سے فسق و فجور منسوب کیا جائے گا۔ تیسرے معنی اس کے یہ ہیں کہ اس زمانہ میں دریاؤں کو وسیع کر دیا جائے گا اور ان کا راستہ کھلا کر دیا جائے گا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے جہاز ان میں سے گزر جاتے ہیں اور اندرون ملک میں چلے جاتے ہیں اور اس طرح اموال تجارت بہ سہولت اور تھوڑے خرچ پر ملک سے باہر بھی جاتا ہے اور اندر بھی آ جاتا ہے۔

آیت ۵

وَإِذَا الْقُبُورُ بُعِثَتْ

Translation: And when the graves are laid open,

ترجمہ: اور جب قبریں اکھاڑی جائیں گی۔

یہ چیز بھی ہم کو اس زمانہ میں عیسائیوں میں بڑی شدت سے نظر آتی ہے۔ پہلے زمانوں میں قبرستانوں کی اس قدر عزت کی جاتی تھی کہ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر سامنے قبرستان آجاتا تھا تو لوگ اپنے شہر کا رخ بدل دیا کرتے تھے مگر یہ لوگ جب کسی جگہ شہر بسانے کا ارادہ کریں اور وہاں ان کو قبرستان دکھائی دے تو یہ بڑی جرات سے اس کو اٹھڑ کر پھینک دیتے ہیں۔ پھر بغثرۃ قبور سے مراد پُرانے مقبروں کا کھولنا بھی ہے جیسے مصر میں ہو رہا ہے کہ پُرانی قبریں کھود کھود کر مٹی بنائی ہوئی لاشیں نکالتے رہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں جب مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہو ان کا فرض ہے کہ وہ ان لاشوں کو پھر قبروں میں دفن کر دیں کیونکہ یہ بڑی گندی بات ہے کہ لاشیں نکال نکال کر لوگوں کے سامنے رکھی جائیں اور ان کی تحقیر و تذلیل کی جائے۔ فرعون مصر کی لاش کو بھی وہ اسی طرح زمین میں دفن کر دیں اور اس پر ایک کتبہ لگا کر لکھ دیا جائے کہ یہاں فرعون مصر کی لاش دفن ہے۔ قبر کا لفظ چونکہ عام دفن شدہ چیزوں کے لئے بھی بولا جاسکتا ہے اس لئے اس کے ایک یہ معنی بھی ہیں کہ اس زمانہ میں پُرانے شہر زمین میں سے نکالے جائیں گے۔ اسی طرح اس کے ایک یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ پُرانے کتب خانے باہر آجائیں گے اور پُرانی عمارات اور قبرستان کا پتہ لگ جائے گا۔

آیت ۶

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ﴿٦﴾

Translation: Each soul shall *then* know what it has sent forth and what it has held back.

ترجمہ: ہر نفس کو علم ہو جائے گا کہ اُس نے کیا آگے بھیجا ہے اور کیا پیچھے چھوڑا ہے۔

اُردو تفسیر- آیت 06

یہاں اللہ تعالیٰ نے عَلِمَتْ كُلُّ نَفْسٍ نہیں فرمایا بلکہ عَلِمَتْ نَفْسٌ فرمایا ہے۔ ایسا کیوں فرمایا؟ میرے نزدیک یہاں تنوین تحقیر کی ہے یعنی یہ نفس جس کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہے یعنی نفس عیسائیت یہ ذلیل جان (جو اپنا برا بھلا بھی نہیں سمجھتی یا یہ بھی نہیں سمجھتی کہ کس کام کو کرنا چاہیے تھا اور کس کام کو نہیں کرنا چاہیے تھا) جان لے گی اس کو جو اس نے آگے بھیجا تھا

اور جو کچھ اس نے پیچھے کیا تھا چونکہ قبور کا اکھیڑنا بڑا گند اکام تھا اور دوسری طرف انہوں نے اتنا بڑا شرک کیا تھا جس سے آسمان پھٹ گیا اور یہ دونوں کام ایسے ہیں جن سے فطرت کو گھن آتی ہے اس لیے ان کی تحقیر کرتے ہوئے فرماتا ہے یہ حقیر جان، جان لے گی مَا قَدَّ مَثَ وَاٰخِرَتْ جو کام اسے آگے کرنا چاہیے تھا اسے اس نے پیچھے کر دیا اور جو کام پیچھے کرنا چاہیے تھا اسے اس نے پہلے کر دیا۔ پس مطلب یہ ہوا کہ اس ذلیل جان کو علم ہو جائے گا کہ کون سا کام کرنے والا تھا اور کون سا کام کرنے والا نہیں تھا یعنی وہ کام جو کرنے والے تھے وہ تو انہوں نے نہ کیے اور جو کام نہ کرنے والے تھے وہ انہوں نے کر لیے۔ ایک معنی اس آیت کے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ جب اوپر کے واقعات ظاہر ہوں گے شرک پھیل جائے گا اور بادشاہوں اور سرداروں کی طاقت توڑ کر رکھ دی جائے گی اور سمندر ملا دیے جائیں گے اور قبریں کھود کر بکھیر دی جائیں گی تو اس وقت اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر دے گا کہ اس جان ناتواں کو جو اس طرح خدائی اپنے ہاتھ میں لینی چاہے گی معلوم ہو جائے گا کہ کیا کرنا چاہیے تھا اور کیا نہیں یعنی شرک کی برائی اور دنیا کے انہماک کی غلطی ان پر کھل جائے گی اور یہ پھر ایک دفعہ توحید کی طرف لوٹیں گے اور اپنی غلطیوں پر نادم ہوں گے۔

آیت ۷

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّبَكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ﴿٧﴾

Translation: O man, what has emboldened thee against thy Gracious Lord,

ترجمہ: اے انسان! تجھے اپنے ربِّ کریم کے بارہ میں کس بات نے دھوکے میں ڈالا؟

اُردو تفسیر- آیت 07

یہاں بھی اَلْإِنْسَان سے مراد ہر انسان نہیں بلکہ وہی عَلِمَتْ نَفْسٌ والا انسان مراد ہے۔ بِرَبِّكَ کہہ کر بتایا کہ تجھے اپنے رب پر کس طرح جرأت ہوئی اور کَرِیم کہہ کر بتایا کہ اپنے رب کو کریم دیکھ کر تمہارے اندر شرم اور حیا کا مادہ پیدا

ہونا چاہیے تھانہ یہ کہ اُلنا اس کے احسانات سے نافرمان بن جاتے اور محسن کی ہتک کا موجب ہو جاتے۔ میرے نزدیک مَا غَزَلَكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ میں عیسائیت کی طرف نہایت لطیف پیرایہ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ عیسائیت خدا تعالیٰ کے رحم پر بڑا زور دیتی ہے اور اس کی بنیاد ہی اس مسئلہ پر ہے کہ خدا محبت ہے خدا مہربان ہے۔ اور پھر ساتھ ہی یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ وہ لوگوں کے گناہ معاف نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو تم اللہ تعالیٰ کو کریم کہتے ہو اور دوسری طرف تم اس کا ایک بیٹا تسلیم کرتے ہو اور کہتے ہو کہ اُس نے لوگوں کے گناہوں کے بدلہ میں اُسے قربان کر دیا۔ بہر حال رب کریم کے الفاظ لا کر اس قوم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو خدا تعالیٰ کو ایک طرف رب کریم قرار دیتی ہے اور دوسری طرف اس پر اتہام بھی لگاتی ہے اور کہتی ہے کہ وہ گناہ معاف نہیں کر سکتا اس وجہ سے اس نے اپنے بیٹے کو صلیب پر قربان کر دیا۔

آیت ۸

الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ ﴿٨﴾

Translation: Who created thee, then perfected thee, then proportioned thee aright?

ترجمہ: وہ جس نے تجھے پیدا کیا۔ پھر تجھے ٹھیک ٹھاک کیا۔ پھر تجھے اعتدال بخشا۔

آیت ۹

فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ﴿٩﴾

Translation: In whatever form He pleased, He fashioned thee.

ترجمہ: جس صورت میں بھی چاہا تجھے ترکیب دی۔

اُردو تفسیر- آیت 9-8

اس آیت میں چار باتیں بیان کی گئی ہیں۔ اَلَّذِي خَلَقَكَ کہہ کر اللہ تعالیٰ عیسائیوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ تمہیں اس خدا کا تو خیال کرنا چاہیے تھا جس نے تمہیں پیدا کیا۔ سَوَّكَ کہہ کر اسی طرف توجہ دلاتا ہے کہ اس نے تم کو تمام مصائب اور نقائص سے پاک بنایا ہے انسانی فطرت میں جس قدر کمزوریاں تھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتِ کاملہ سے اُن کا علاج بھی انسانی فطرت کے اندر ہی رکھ دیا ہے۔ فَسَوَّی سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اس نے انسان کے اندر ایسے اعلیٰ درجہ کے کمالات پیدا کر دیئے ہیں جن سے اگر وہ کام لے تو خدا تعالیٰ سے بھی مل سکتا ہے۔ اسی طرح فَعَدَلَکَ فرما کر اس طرف توجہ دلائی کہ جس کام کے لئے اس نے انسان کو پیدا کیا تھا یعنی زمین پر خدا تعالیٰ کا نائب بننے کے لئے اس کے متعلق اس نے موازنہ کیا کہ وہ طاقتیں انسان کے اندر موجود ہیں یا نہیں یعنی وہ دوسری مخلوق پر حکومت کرنے کا اہل ہے یا نہیں اور موازنہ کر کے اُس نے انسان کو وہ سب طاقتیں بخشیں جن سے وہ مادی دنیا پر حکومت کر سکتا ہے۔

فَیْ آتِیْ صُورَکَ مَا شَاءَ رَکَّبَکَ کَا جملہ یا تو تفسیر سمجھا جائے گا خَلَقَکَ فَسَوَّیْکَ فَعَدَلَکَ کا یعنی اُس نے خلق وہ کیا جو اس کا پسندیدہ تھا۔ اس نے تسویہ وہ کیا جو اس کا پسندیدہ تھا۔ اس نے عدل وہ کیا جو اس کا پسندیدہ تھا۔ اور یا پھر اس کے یہ معنی ہوں گے کہ اس نے تمام ضروری طاقتیں انسان کے اندر پیدا کر کے اُسے وہ صورتِ روحانی بخشی جو اُس کی پسندیدہ تھی یعنی صفاتِ الہیہ کو اپنے پیدا کرنے کی صلاحیت اور تَخَلَّقُوا بِاَخْلَاقِ اللّٰہ کی قابلیت اس میں پیدا کی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صورت سب سے اعلیٰ ہے۔

آیت ۱۰

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالْبَاطِلِ

Translation: Nay, but you deny the Judgment.

ترجمہ: خبردار! بلکہ تم تو جزا سزا کا ہی انکار کر رہے ہو۔

اُردو تفسیر- آیت 10

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم تمہیں سچی بات بتاتے ہیں بات یہ ہے کہ یہ خیال ہم مسیح پر اپنا ایمان لا کر بخشے جائیں گے یہ تو محض ایک بہانہ ہے اصل بات یہ ہے کہ تمہیں بخشے جانے یا نہ بخشے جانے پر ایمان ہی نہیں اور قیامت کے تم قائل ہی نہیں ہو چنانچہ واقعہ یہی ہے کہ ایک عیسائی پادری کو بھی قیامت کے وجود پر حقیقی ایمان نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہودی مذہب میں قیامت کا کوئی ذکر نہیں۔ ہمیں اس بات پر یقین ہے کہ تورات میں قیامت کا ضرور ذکر ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کا کلام اس ذکر سے خالی نہیں ہو سکتا مگر موجودہ تورات سے قیامت کے وجود کا قطعی ثبوت نہیں ملتا۔

آیت ۱۱

وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ۝۱۱

Translation: But there are guardians over you.

ترجمہ: جبکہ یقیناً تم پر ضرور نگہبان مقرر ہیں۔

آیت ۱۲

كِرَامًا كَاتِبِينَ ۝۱۲

Translation: Honoured recorders,

ترجمہ: معزز لکھنے والے۔

آیت ۱۳

يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۝۱۳

Translation: Who know *all* that you do.

ترجمہ: وہ جانتے ہیں جو تم کرتے ہو۔

اُردو تفسیر- آیت 11-12-13

اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانی اعمال کو محفوظ رکھا جاتا ہے۔ اور فرشتے اس کام پر مقرر ہیں۔ ہر کافر، دیندار، مومن، مشرک سب کے اعمال محفوظ رکھے جاتے۔ لیکن اگر اِنَّ عَلَيْنٰكُمْ لِحَافِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ کو عیسائیت کے لئے مخصوص کر دیا جائے تو اس سے مراد اس وقت کا مامور اور اس کی جماعت ہے۔ ایسے لوگ جو انکی مشرکانہ باتوں کو نوٹ کریں گے اور ان کو یاد رکھیں گے کیونکہ اُن کا کام یہ ہو گا کہ وہ ان باتوں کا رد کریں اور مشرکانہ عقائد کی تردید کے لئے کھڑے ہوں۔ يَغْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ اور جو کچھ تم کرو گے اس سے وہ خوب واقف ہوں گے۔ یہاں یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ عیسائیوں کے تمام اعمال کو جانتے ہوں گے بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ اُن کے اعمال کی حقیقت سے خوب واقف ہوں گے عیسائیت دھوکا دے گی وہ اپنے بُرے کاموں کو بھی اچھی صورت میں پیش کرنے کی کوشش کرے گی مگر وہ لوگ اس دھوکا میں نہیں آئیں گے وہ ان کی نیتوں کو خوب سمجھتے ہوں گے اور جانتے ہوں گے کہ یہ لوگ اندرونی طور پر کیسے ہیں۔

آیت ۱۴

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۱۴﴾

Translation: Verily, the virtuous will be in bliss;

ترجمہ: یقیناً نیک لوگ ضرور آسائش میں ہوں گے۔

آیت ۱۵

وَ اِنَّ الْفٰجَرَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ﴿۱۵﴾

Translation: And the wicked will be in Hell;

ترجمہ: اور یقیناً بد کردار ضرور جہنم میں ہوں گے۔

آیت ۱۶

يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۶﴾

Translation: They will burn therein on the Day of Judgment;

ترجمہ: وہ اس میں جزا سزا کے دن داخل ہوں گے۔

اُردو تفسیر- آیت 14-15-16

یہاں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مومن نعیم میں ہیں اور فجار جحیم میں ہیں۔ لیکن آگے چل کر فرما دیا یَضَلُّوْنَهَا یَوْمَ الدِّینِ کہ وہ جزا سزا کے وقت اس میں داخل ہوں گے صلی کے معنی آگ میں داخل ہونے کے ہوتے ہیں۔ اور کفار کی نسبت یہ فرمایا گیا ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ مرنے کے بعد کے انتظار کی ضرورت ہی نہیں۔ مومن اسی دُنیا میں جنت میں نظر آئیں گے۔ یعنی وہ اطمینان جو دلوں کو سکون بخشتا ہے کفار کے دلوں سے کوسوں دُور ہے اور باوجود دولت و ثروت رکھنے کے وہ اپنی تمام کوششوں کا نتیجہ ٹیڑھا نکلتے ہوئے دیکھتے ہیں اور اس کے مقابل مومن باوجود ظاہری مشکلات اور مصائب اور تباہیوں کے یقین اور امید سے پُر ہیں اور اپنے مستقبل کو شاندار اور اپنے دین کو کامیاب دیکھ کر جنت کے مزے لے رہے ہیں۔

آیت ۱۷

وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ ﴿۱۷﴾

Translation: And they will not be able to escape therefrom.

ترجمہ: اور وہ ہرگز اس سے غیر حاضر نہ رہ سکیں گے۔

اُردو تفسیر- آیت 17

وہ جنگ جو آج کل ہو رہی ہے یہ خود ایک جہنم ہے جس نے ان کی طاقتوں میں تزلزل پیدا کر دیا ہے اور وہ محسوس کرتے ہیں کہ اب یورپ کے تنزل کا وقت آ رہا ہے۔ یہ اس سے بچنے کے لئے کوشش کریں گے کہ جہنم کے دروازے ان پر بند ہو جائیں۔ جیسے آج کل کہیں لیگ آف نیشنز بنائی جا رہی ہے۔ اور کہیں اس آگ کو فرو کرنے کے لئے اور تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ مگر جو کوشش بھی اس غرض کے لئے کریں گے الٹی پڑے گی اور وہ انہیں اور زیادہ اس جہنم کی طرف دھکیل کر لے جائے گی جس میں داخل ہونا ان کے لئے مقدر ہو چکا ہے۔

آیت ۱۸

وَمَا أَذْرَكَ مَا يَزُمُّ الدِّينِ ﴿۱۸﴾

ترجمہ: اور تجھے کیا بتائے کہ جزا سزا کا دن کیا ہے۔

آیت ۱۹

ثُمَّ مَا آذَكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٩﴾

Translation: Again, what should make thee know what the Day of Judgment is!

ترجمہ: پھر تجھے کیا بتائے کہ جزا سزا کا دن کیا ہے۔

Commentary: This and the preceding verse again signify that man will be punished and rewarded according to his actions and that the vicarious sacrifice of no one will be of any use to him

اُردو تفسیر- آیت 18-19

مَا آذَكَ كَالْفَرْقَانِ قَرَأَ كَرِيمٌ میں جس مقام پر دہرایا گیا ہے وہاں اس بات کی تشریح کرنے کے لئے اسے دہرایا گیا ہے۔ اس آیت میں مَا آذَكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ کو دہرانا محض اس لئے ہے کہ تم کو کیا پتہ ہے کہ يَوْمَ الدِّينِ جس کا ہم ان آیات میں ذکر کر رہے ہیں یہ کیا چیز ہے؟ آؤ ہم تم کو بتاتے ہیں کہ جس يَوْمَ الدِّينِ کا ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ہماری مراد کیا ہے؟

آیت ۲۰

يَوْمَ لَا تَنْفِلُكَ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۖ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ ﴿٢٠﴾

Translation: The day when a soul shall have no power to do aught for another soul! And the command on that day will be Allah's.

ترجمہ: جس دن کوئی جان کسی جان کے لئے کسی چیز کی مالک نہ ہوگی اور اس دن فیصلہ کلیۃً اللہ ہی کا ہوگا۔

اُردو تفسیر- آیت 20

یہاں نَفْسٌ لِّنَفْسٍ سے عیسائیت مراد ہے۔ عیسائیت کی بنیاد چونکہ کفارہ پر ہے اس لئے يَوْمَ لَا تَنْفِلُكَ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا میں اس امر کی طرف بھی اشارہ ہے کہ تمہارا کفارہ دھرے کا دھرا رہ جائے گا اور وہ تمہارے کسی کام نہیں آئے گا۔ آیت کے دوسرے حصہ میں بشارت ہے کہ اَلْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ۔ گو عیسائی فتنہ بڑا سخت ہے۔ مگر ہم قرآن اور اسلام کی حکومت دنیا میں قائم کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ اور دنیا کی کوئی طاقت ہمارے اس فیصلہ کو بدل نہیں سکتی۔ ہم پھر اسلام کو قائم کریں گے۔ پھر قرآن کریم کو قائم کریں گے۔ پھر محمد رسول اللہ ﷺ کی حکومت ساری دنیا پر قائم کریں گے۔ اسلام پھر اپنی گم گشتہ عزت کو حاصل کرے گا۔ اور ساری دنیا پر غالب آجائے گا۔

۲: اسماء الحسنی

الْمَلِكُ	Al Malik	The Sovereign	بادشاہ	Le Roi
الْقُدُّوسُ	AL Quddoos	The Holy One	پاک ذات	Celi ki Saint
السَّلَامُ	As Salaam	The Source of Peace	سلامتی کا سرچشمہ	Source de Paix
الْمُؤْمِنُ	Al Mumin	The Bestower of Security	امن دینے والا	Celi ki accorde la Paix
الْمُهَيِّمِ	Al Muhaimin	The Protector	پناہ دینے والا	Celi ki donne Protection

الرَّبُّ

رَبُّ الْعَالَمِينَ : رب کے معنی ہیں کسی چیز کو پیدا کر کے تدریجی طور پر کمال تک پہنچانا۔ خالی تربیت کے معنی بھی یہ دیتا ہے۔ خصوصاً جبکہ انسان کی طرف منسوب ہو جیسا کہ قرآن کریم میں ماں باپ کی نسبت آتا ہے یا اللہ میرے ماں باپ پر رحم فرما جس طرح انہوں نے اس وقت میری تربیت کی جب کہ میں ابھی چھوٹا تھا رب کے معنی مالک کے بھی ہوتے ہیں اسی طرح سردار اور مطاع کے بھی۔ رب کے معنی مفسرین نے خالق کے بھی کیے ہیں حقیقی خوشی انسان کو اسی وقت ہونی چاہیے جب اللہ تعالیٰ کی صفت رب العالمین ظاہر ہو جو شخص اپنے فائدے پر خوش ہوتا ہے اور دنیا کے نقصان کی طرف نگاہ نہیں کرتا وہ اسلام کی تعلیم کو نہیں سمجھتا حقیقی خوشی یہی ہے کہ سب دنیا آرام میں ہو یہ فرما کر اللہ تعالیٰ کے رب العالمین ہیں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شے ربوبیت کا محل ہے یعنی ارتقا کے قانون کے ماتحت ہے یہ بتایا گیا ہے کہ دنیا میں کوئی چیز نہیں جس کی ابتدا اور انتہا یکساں ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز تغیر پذیر ہے اور ادنیٰ حالت سے ترقی کر کے اعلیٰ کی طرف جاتی ہے جس سے دو امر ثابت ہوتے ہیں اول خدا تعالیٰ کے سوا ہر شے مخلوق ہے کیونکہ جو چیز ترقی کرتی ہے اور تغیر پڑتی ہے وہ آپ ہی آپ نہیں ہو سکتی دوسرے ارتقا کا مسئلہ ہے ہر شے ادنیٰ حالت سے اعلیٰ کی طرف گئی ہے خواہ انسان ہو خواہ حیوان خواہ نباتات ہوں خواہ جمادات کیونکہ رب العالمین کے معنی یہ ہیں کہ ہر شے کو ادنیٰ حالت سے اعلیٰ کی طرف لے جا کر اللہ تعالیٰ کمال تک پہنچاتا ہے پس ثابت ہوا کہ ارتقا کا مسئلہ دنیا کی ہر شے میں جاری ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ ارتقاء مختلف وقتوں اور مدارج میں حاصل ہوتا ہے کیونکہ رب کے معنی ہیں کسی چیز کو مختلف وقتوں اور مختلف درجوں میں ترقی دے کر کمال تک پہنچانا۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ ارتقا اللہ تعالیٰ کے وجود کے منافی نہیں کیونکہ فرمایا الحمد للہ رب العالمین ارتقا کے ذریعے سے پیدا کس خدا تعالیٰ کے عقیدے کے خلاف نہیں پڑتی بلکہ اس سے وہ حمد کا مستحق ثابت ہوتا ہے اسی لیے رب العالمین کے ساتھ الحمد للہ کے الفاظ استعمال فرمائے۔

Resources:

Friday Sermon 17th November 2006

<https://www.alislam.org/friday-sermon/2006-11-17.html>

Friday Sermon 24th November 2006

<https://www.alislam.org/friday-sermon/2006-11-24.html>

۳: نماز - لفظ بہ لفظ ترجمہ نماز

Transliteration (running)	English Meaning	اردو معانی	عربی متن
Taujeeh	Intention of Prayer	نیت نماز	توجیہ
wajjah-tu	I have turned	میں نے کر دی، پھیر دی میں نے	وَجَّهْتُ
waj-hi-ya	my full attention	توجہ اپنی	وَجْهِي
lilla-dhee	towards (Him) Who	اس ہستی کی طرف جس نے	لِلَّذِي
faTa-rassamaa-waati	created the Heavens	پیدا کیا آسمانوں کو	فَطَرِ السَّمَوَاتِ
Wal-arDa	and the Earth	اور زمین کو	وَالْأَرْضِ
Haneefa(n)	being ever inclined (to Him)	خالص ہو کر	حَنِيفًا
wa-maa	and not	اور نہیں	وَمَا
ana	I am	میں	أَنَا
minal-mushri-keen.	of those who associate partners with Allah	مشرکوں میں سے	مِنَ الْمُشْرِكِينَ

چھ شرائط ایمان

حَدَّثَنِي أَبِي عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ... فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...
...الإيمان ... أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ.

(مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان والاسلام والاحسان...)

ترجمہ: ”حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور یوم آخر یعنی جزا سزا کے دن پر ایمان لائے اور اس کے علاوہ تو خدا کی تقدیر خیر و شر پر بھی ایمان لائے۔“

تشریح: اس حدیث میں اسلام کی تعلیم کے مطابق ایمان کی تشریح بیان کی گئی ہے جو چھ بنیادی باتوں پر مشتمل ہے۔

(اول) اللہ پر ایمان لانا جو دنیا کا واحد خالق و مالک خدا ہونے کی وجہ سے ایمانیات کا مرکزی نقطہ ہے اور یاد رکھنا چاہیے کہ عربی زبان میں اللہ کا لفظ خدائے واحد کے سوا کسی اور

کے متعلق استعمال نہیں کیا جاتا اور اس سے مراد ایسی ہستی ہے جو تمام عیوب سے پاک اور تمام صفات حسنہ سے متصف اور تمام علوم کی حامل اور تمام طاقتوں کا سرچشمہ ہے۔

(دوم) فرشتوں پر ایمان لانا جو خدا کی ایک نہ نظر آنے والی مگر نہایت اہم مخلوق ہے۔ فرشتے خدا کے حکم کے ماتحت اس کارخانہ عالم کو چلانے والے اور خدا کی طرف سے پیدا کئے ہوئے اسباب کے نگران ہیں اور فرشتے خدا اور اس کے رسولوں کے درمیان پیغام رسانی کا واسطہ بھی بنتے ہیں۔

(سوم) خدا کی طرف سے نازل ہونے والی کتابوں پر ایمان لانا جن کے ذریعہ دنیا کو خدا تعالیٰ کے منشاء کا علم حاصل ہوتا ہے۔ ان کتابوں میں سے آخری اور دائمی کتاب قرآن شریف ہے جس نے پہلی تمام شریعتوں کو جو وقتی اور قومی نوعیت کی تھیں منسوخ کر دیا ہے اور اب قیامت تک قرآن کے سوا کوئی اور شریعت نہیں۔

(چہارم) خدا کے رسولوں پر ایمان لانا جن پر وقتاً فوقتاً الہامی کتابیں نازل ہوتی رہی ہیں اور جو اپنے عملی نمونہ سے خدا کے منشاء کو دنیا پر ظاہر کرتے رہے ہیں۔ ان میں سے آخری صاحب شریعت نبی اور خاتم النبیین ہمارے آنحضرت ﷺ ہیں جو سید ولد آدم اور فخر انبیاء اور افضل الرسل ہیں۔

(پنجم) یوم آخر پر ایمان لانا جو موت کے بعد آنے والا ہے اور جس میں انسان نئی زندگی حاصل کر کے اپنے ان اچھے یا برے اعمال کا بدلہ پائے گا جو اس نے دنیا میں کئے ہوں گے۔

(ششم) تقدیر خیر و شر پر ایمان لانا جو خدا کی طرف سے دنیا میں جاری شدہ قانون کی صورت میں قائم ہے یعنی اس بات پر یقین رکھنا کہ دنیا کا قانون قدرت اور قانون شریعت ہر دو خدا کے بنائے ہوئے قانون ہیں اور خدا ہی اس سارے مادی اور روحانی نظام کا بانی اور نگران ہے۔ خدا نے ہر کام کے متعلق خواہ وہ روحانی ہے یا مادی یہ اصول مقرر کر رکھا ہے کہ اگر یوں کرو گے تو اس کا اس طرح اچھا نتیجہ نکلے گا اور اگر یوں کرو گے تو اس کا اس طرح خراب نتیجہ نکلے گا اور پھر خدا اپنے قانون کا مالک بھی ہے اور ایسے امور میں جو اس کی کسی بیان کردہ سنت یا وعدہ یا صفت اور پھر خدا کے خلاف نہ ہوں وہ اس قانون میں اپنے رسولوں اور نیک بندوں کی خاطر خاص حالات میں استثنائی طور پر تبدیلی بھی کر سکتا ہے۔ چنانچہ معجزات کا سلسلہ عموماً اسی استثنائی قانون سے تعلق رکھتا ہے۔

☆☆☆

ریفرنس : چالیس جواہر پارے

۵ : ملفوظات

۲۵ دسمبر ۱۸۹۷ء

حضرت اقدس کی پہلی تقریر

برموقع جلسہ سالانہ

حضور نے فرمایا۔

تقویٰ کی بابت نصیحت

اپنی جماعت کی خیر خواہی کے لئے زیادہ ضروری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تقویٰ کی بابت نصیحت کی جاوے کیونکہ یہ بات عقلمند کے نزدیک ظاہر ہے کہ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ۔ (النحل: ۱۲۹)

ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلہ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رُو بہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پائیں۔

آپ جانتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار ہو جاوے خواہ اس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی اگر اس بیماری کے لئے دوا نہ کی جاوے اور علاج کے لئے دکھ نہ اٹھایا جاوے بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کل منہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔ صغائرِ کبیر سے کبار ہو جاتے ہیں۔ صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار کل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جیسے رحیم و کریم ہے ویسا ہی قہار اور منتقم بھی ہے۔ ایک جماعت کو جب دیکھتا ہے کہ ان کا دعویٰ اور لاف و گزاف تو بہت کچھ ہے اور ان کی عملی حالت ایسی نہیں تو اس کا غیظ و غضب بڑھ جاتا

ہے۔ پھر ایسی جماعت کی سزا دی کہ لئے وہ کفار کو ہی تجویز کرتا ہے۔ جو لوگ تاریخ سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ کئی دفعہ مسلمان کافروں سے تہ تیغ کئے گئے۔ جیسے چنگیز خاں اور ہلاکو خاں نے مسلمانوں کو تباہ کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے حمایت اور نصرت کا وعدہ کیا ہے لیکن پھر بھی مسلمان مغلوب ہوئے۔ اس قسم کے واقعات بسا اوقات پیش آئے۔ اس کا باعث یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ قوم **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** تو پکارتی ہے لیکن اس کا دل کسی اور طرف ہے اور اپنے افعال سے وہ بالکل رُوبہ دنیا ہے تو پھر اس کا قہر اپنا رنگ دکھاتا ہے۔

(ملفوظات، جلد اول)

قرآن کریم کی دعا پڑھیں اور یاد

۶: کریں

(70) نیک بیوی اور اولاد کے حصول اور ان کے لئے اچھا نمونہ بننے

کی دعا

عباد الرحمن کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے قرآن شریف میں ذکر ہے کہ وہ یہ دعائیں کرتے ہیں:-

32

قرآنی دعائیں

33

خَزِينَةُ الدُّعَاءِ

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ

وَأَجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴿٧٥﴾ (الفرقان: ۷۵)

اے ہمارے رب! ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا پیشرو بنا۔

(خزینۃ الدعاء)

لنک: <https://files.alislam.cloud/audio/tilawat/aiman/025-075-AR.mp3>

نصرت الہی

Nusrat Elahi (L'aide divine)

Help of God

برائین احمدیہ حصہ دوم صفحہ 114 مطبوعہ 1880

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے جب آتی ہے تو پھر عالم کو ایک عالم دکھاتی ہے

Khuda ké paak logon ko Khuda sé nusrat aati hai

Jab aati hai to phir aalam ko ik aalam dikhaati hai

Le secours de Dieu vient aux gens purs

Lorsqu'il vient, il laisse voir au monde un univers miraculeux

To pious men of God, help comes from God;

When it comes, it opens up a new vista upon the world.

وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خس رہ کو اُڑاتی ہے وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے

Vo bannti hai hawaa aur har khassé rah ko uraati hai

Vo ho jaati hai aag aur har mukhaalif ko jalaati hai

Il vient tel un ouragan et enlève tous les déchets de la voie

Il devient un feu pour consumer tout adversaire

It turns into gust and blows away each wayside straw;

It becomes fire and scorches every adversary.

کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے کبھی ہو کر وہ پانی اُن پہ ایک طوفان لاتی ہے

Kabhi vo khaak ho kar dushmanon ké sar pé parti hai

Kabhi ho kar vo paani unn pé ik toufaan laati hai

Parfois il se transforme en poussière qui tombe sur la tête des ennemis

Parfois il se mue en tourbillon d'eau pour les engloutir

At times, becoming dust, it falls on the heads of foes;

At times, turning to water, it breaks a tempest upon them.

غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

Gharaz rukté nahign hargiz Khuda ké kaam banndon sé

Bhalaa khaalq ké aagué khalq ki koutch pésh jaati hai

En somme les œuvres de Dieu ne peuvent être contrecarrées par les desseins de l'homme

Est-ce que les gens ont un quelque pouvoir face à leur Créateur?

God's plans, in short, are hindered not by men;

Can people hold any sway before their Maker!

☆☆☆

منقول از برابین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۴ ۱۱ مطبوعہ

۱۸۸۰

اس نظم میں حضرت مسیح موعودؑ نصرت الہی یعنی اللہ کی مدد کے بارے میں بیان فرما رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے میں اپنے لوگوں اپنے پاک لوگوں یعنی نبیوں کی فرمائی ہے۔ یہ کوئی عام نصرت نہیں بلکہ وہ معجزات ہیں جو پوری دنیا کو حیران کر جاتے ہیں جو کبھی ہوا کی طرح مٹی یا باریک تنکے کت کو اڑاتے ہوئے مخالفین کو آگ کی طرح جلا ڈالتی ہے۔ اور کبھی دشمنوں دے سروں پر خاک کی طرح پڑتے ہوئے اور کبھی پانی کے طوفان میں ان کو بہا لے جاتی ہے۔ مطلب یہ کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے تو کوئی مخالف ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔ اللہ کی نصرت ہمیشہ ان کے ساتھ رہی ہے۔

مترادف / ہم
معنی الفاظ
انگریزی ترجمہ

<i>Help</i>	مدد= نصرت
<i>Enemy/Opponent</i>	دشمن= مخالف
<i>Earth/soil</i>	مٹی= خاک
<i>Creator</i>	بنانے والا= خالق
<i>Creation</i>	مخلوق= خلق

۸ : قصیدہ پڑھیں اور یاد کریں

حضرت مسیح موعودؑ نے ستر اشعار کا عربی منظوم کلام اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں لکھا۔ اپنی اس تحریر میں وہ اپنی محبت کا اظہار نبی کریم ﷺ کے لئے کرتے ہیں۔ اور وہ ان کے اعلیٰ درجہ کے صفاتی اور روحانی کمالات کی خوبصورتی اس کے فائدے اور ان کے وہ روحانی انقلاب جو وہ لے کر آئے تھے کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔ ہم یہاں پر قصیدہ کو پڑھنے اور اسے یاد کرنے کے فضائل کو اجاگر کرتے ہوئے دو روایتیں پیش کر رہے ہیں :

دور وائیں

یہ قصیدہ جس کی شرح لکھنے کا میں نے ارادہ کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ”آئینہ کمالاتِ اسلام“ کے عربی حصے کے آخر میں مندرج ہے۔ جب میں نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مَدَّ ظِلُّهُ الْعَالِی سے اس قصیدہ کی شرح لکھنے کا ارادہ ظاہر کیا تو آپ نے اس کے متعلق مجھے مندرجہ ذیل روایت سنائی:-

”حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین رضی اللہ عنہ بیان فرماتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قصیدہ ”يَا عَيْنَ فَيْضِ اللَّهِ وَالْعُرْفَانِ“ کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اس قصیدہ کو حفظ کرے گا اس کے حافظہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے برکت دی جائے گی“

اسی قصیدہ کے متعلق ایک اور روایت مرحوم و مغفور حضرت پیر سراج الحق رضی اللہ عنہ کی ہے کہ:-

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب یہ قصیدہ تصنیف فرما چکے تو آپؑ

کا چہرہ مبارک خوشی سے چمکنے لگا اور فرمایا کہ یہ قصیدہ جنابِ الہی میں قبول ہو گیا اور خدا نے مجھ سے فرمایا کہ جو اس قصیدہ کو حفظ کرے گا اور ہمیشہ پڑھے گا میں اس کے دل میں اپنی اور اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت گُوٹ گُوٹ کر بھر دوں گا اور اپنا قُرب عطا کروں گا۔“

شرح القصیدہ صفحہ ۱۰۲

شعر گیاره

قَدْ اِثْرُوكَ وَفَارُقُوا اَحْبَابَهُمْ
وَتَبَاعَدُوا مِنْ حَلَقَةِ الْاِخْوَانِ

شعر باره

قَدْ وَدَّعُوا اَهْوَاءَهُمْ وَنُفُوسَهُمْ
وَتَبَرَّءُوا مِنْ كُلِّ نَشَبٍ فَاِنْ

شعر تیره

ظَهَرَتْ عَلَيْهِمْ يِّنَاتُ رُسُولِهِمْ
فَتَمَزَّقَ الْاَهْوَاءُ كَالْاَوْثَانِ

شعر چوده

فِي وَقْتِ تَرْوِيقِ اللَّيَالِي نُورُوا
وَاللَّهُ نَجَاهُمْ مِنَ الطُّوفَانِ

شعر پندرہ

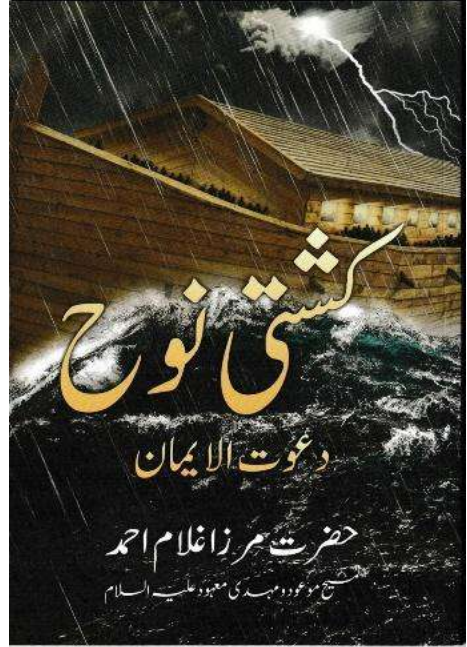
قَدْ هَاضَهُمْ ظُلْمُ الْاِنَاسِ وَضَيَمَهُمْ
فَتَشَبَّهُوا بِعَنَايَةِ الْمَنَانِ

Audio Link to Qaseedah: <https://www.youtube.com/watch?v=HvG0fvQzl9Y&t=289s>

Further reading: [Commentary-of-Al-Qasida.pdf](#)

۹: حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب

کشتی نوح- دعوت ایمان



لنک :

<https://www.alislam.org/urdu/pdf/Kashti-Nooh.pdf>

خواندگی: صفحہ ۱ سے صفحہ ۳۰ تک

تعلیمی نصاب دوسرا ٹرم - می سے اگست ۲۰۲۵ کا جائزہ

تفصیلات	اجزاء
سورۃ الطارق ترجمہ اور تفصیر کے ساتھ	قرآن کریم
اللہ تعالیٰ کے پانچ صفات کے معنی کو یاد کریں اور صفت 'الہادی' کی تفصیلی وضاحت کریں	اسماء الحسنی
دعا : توجہ اور ترجمہ	لفظ بہ لفظ ترجمہ نماز
پانچ ارکان اسلام	حدیث
قول و فیل میں مطابقت	ملفوظات
شرح صدر ، سہولت امر اور زبان میں تاثیر پیدا ہونے کی دعا	قرآن کریم کی دعا کو یاد کرنے کے لئے
اوصاف قرآن مجید	نظم
اشعار سولہ سے بیس	قصیدہ
کشتی نوح صفحہ اٹھائیس سے ساٹھ	حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب

۱: قرآن کریم

سورة الطارق

یہ سورة، سورة انفطار سے شروع ہونے والی ان تمام سورتوں کی لڑیوں میں آخری سورة ہے۔ اور ان تمام سورتوں میں ابتدائی آیت، کسی نہ کسی شکل میں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کی تائید میں دلیل پیش کرتی ہے

سُورَةُ الطَّارِقِ – At-Tariq
(Revealed before Hijra)

آیت ۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿١﴾

Translation: In the name of Allah, the Gracious, the Merciful.

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہار رحم کرنے والا، مہربان کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

آیت ۲

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ﴿٢﴾

Translation: By the heaven and the Morning Star —

ترجمہ: قسم ہے آسمان کی اور رات کو ظاہر ہونے والے کی۔

آیت ۳

وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ﴿٣﴾

Translation: And what should make thee know what the Morning Star is?

ترجمہ: اور تجھے کیا بتائے کہ رات کو ظاہر ہونے والا کیا ہے؟

آیت ۴

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿٤﴾

Translation: It is the star of piercing brightness —

ترجمہ: بہت چمکتا ہوا ستارہ۔

طارق کے عربی میں تین معنی ہوتے ہیں (1) رات کو آنے والا شخص (2) وہ ستارہ جسے کوکب صبح کہتے ہیں اور جو صبح کے طلوع ہونے کی خبر دیتا ہے (3) علم نجوم رکھنے والا شخص جو کنکریاں پھینک کر نتائج اخذ کرے۔ (اقرب)

اس بارے میں یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ ہم بعض جگہ قرآن کریم کے ایک لفظ کے پانچ پانچ چھ معنی کر جاتے ہیں ایک لفظ کے کئی کئی معنی کرنا قرآن کریم کے اصول کے خلاف نہیں، ہاں جس جگہ وہ خود معنوں کو محدود کر دے وہاں ہمارا حق نہیں کہ ہم ان معنوں کو ترک کر کے کوئی اور معنی کریں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے معنی کو محدود کرتے ہوئے فرمادیا وَمَا أَذْرَكَ مَا الطَّارِقُ تمہیں کس نے بتایا کہ طارق کون ہے۔ تمہارے پاس اس لفظ طارق کا صحیح مفہوم سمجھنے کا کوئی ذریعہ نہیں بس وَمَا أَذْرَكَ مَا الطَّارِقُ کا بجز اس کے اور کوئی مطلب نہیں کہ طارق کے کئی معنوں میں سے تم کو کس طرح پتہ لگ سکتا ہے کہ ہم اس جگہ طارق کے کون سے معنی مراد لے رہے ہیں اس لیے ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ النَّجْمُ الشَّاقِبُ ہماری مراد یہاں طارق کے لفظ سے صبح کا ستارہ ہے۔

اسلام میں آنے والا دو نام رکھتا ہے ایک بدر اور ایک طارق بدر اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ سورج غروب ہو گیا۔ اب اس کی روشنی بدر کے ذریعے ہی دنیا تک پہنچ سکتی ہے اس کے بغیر نہیں لیکن طارق اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ سورج

چڑھنے والا ہے پس یہ نہیں ہو گا کہ آنے والا نور محمدیؐ کو روک دے گا بلکہ وہ ایک لحاظ سے بدر ہو گا۔ اس لحاظ سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور نبوت اپنے اندر جذب کر کے دنیا تک پہنچائے گا اور وہ طارق ہو گا ان لوگوں کے لحاظ سے جو اس سے تعلق پیدا کریں گے کیونکہ وہ اس سے تعلق پیدا کرنے کے بعد براہ راست رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق پیدا کر لیں گے گویا بدر کے لحاظ سے وہ نور نبوت کو لے کر لوگوں تک پہنچائے گا اور طارق کے لحاظ سے لوگوں میں یہ استعداد پیدا کرے گا کہ براہ راست نور محمدیؐ کا اکتساب کریں۔ پس بدر اور طارق دونام ہیں جو آنے والے موعود کے رکھے گئے ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ حدیثوں میں بھی آنے والے کے دونام رکھے گئے ہیں ایک مسیح اور ایک مہدی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ میرا مدار مہدی کے نام پر ہے گو ہماری جماعت میں مسیح موعود نام زیادہ مشہور ہے۔ درحقیقت بدر قائم مقام ہے عیسیٰ کا اور طارق قائم مقام ہے مہدی کا۔

آیت ۵

إِنَّ كُلَّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿٥﴾

Translation: There is no soul but has a guardian over it.

ترجمہ: کوئی (ایک) جان بھی نہیں جس پر کوئی محافظ نہ ہو۔

اُردو تفسیر - آیت 05

ہر جان جو دنیا میں آتی ہے اس پر ایک نگران مقرر ہوتا ہے اس آیت کے لوگوں نے مختلف معنی کیے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ ہر انسان کا خدا حافظ ہے چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ایک دوسرے مقام پر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز پر رقیب ہے اور نفس شے کے تابع ہے جب ہر چیز پر وہ رقیب ہے تو نفس بھی اسی میں آگیا اسی طرح فرماتا ہے کہ یقیناً تم پر تمہارے خدا کی طرف سے نگران مقرر ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی ایک روایت مروی ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں ہر مومن پر ایک سوساٹھ فرشتے مقرر ہوتے ہیں اور وہ اس سے اسی طرح شیطانی تحریکیں دور کرتے رہتے ہیں جس طرح شہد کے پیالے سے کھیاں اڑائی جاتی ہیں۔

آیت ۶

فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿٦﴾

Translation: So let man consider from what he is created.

ترجمہ: پس انسان غور کرے کہ اسے کس چیز سے پیدا کیا گیا۔

آیت ۷

خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ ﴿٧﴾

Translation: He is created from a gushing fluid,

ترجمہ: اچھلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا۔

آیت ۸

يُخْرِجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ﴿٨﴾

Translation: Which issues forth from between the loins and the breast-bones.

ترجمہ: جو پیٹھ اور پسلیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔

آیت ۹

إِنَّهُ عَلٰى رَجْعِهِمْ لَقَادِرٌ ﴿٩﴾

Translation: Surely, He has the power to bring him back to life

ترجمہ: یقیناً وہ اس کے واپس لے جانے پر ضرور قادر ہے۔

آیت ۱۰

يَوْمَ تُبْلَى السَّمَائَاتُ ﴿١٠﴾

Translation: On the day when secrets shall be disclosed.

ترجمہ: جس دن پوشیدہ باتیں ظاہر کی جائیں گی۔

اُردو تفسیر - آیت 10

یہ آیت اس کا ثبوت ہے کہ سیریزہ کے معنی متذکرہ بالا آیت میں صافی القلب کے نہیں بلکہ اس سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کو انسان چھپاتا ہے اور چھپاتا ہمیشہ بڑی باتوں کو بھی ہے فرماتا ہے یَوْمَ تُبْلَى السَّائِرَةُ اَیُّو جس دن کہ انسان کے خراب اور گندے ارادے ظاہر کروئے جائیں گے یا اس کا امتحان لیا جائے گا۔ ایسے انسان کے اندر نہ تو ذاتی طور پر کوئی قوت ہوگی اور نہ اس کا کوئی مددگار ہوگا۔

السَّائِرَةُ اَیُّو سے مراد چھپی ہوئی باتیں: فرماتا ہے یَوْمَ تُبْلَى السَّائِرَةُ اَیُّو جس دن کہ چھپی ہوئی باتیں خدا تعالیٰ ظاہر کر دے گا یا ان کے مطابق انسان کا امتحان لیا جائے گا۔ ان معنوں کے رو سے مومن و کافروں میں مراد ہوں گے اور اگر اس کے معنی صافی القلب کے لئے جائیں۔ تب صرف مومن کے لئے یہ آیت سمجھی جائے گی اور اگر سرائر کے معنی صرف یہ کئے جائیں کہ وہ راز جن کو انسان چھپاتا چاہتا ہے تو اس صورت میں یہ آیت صرف کافروں کے لئے ہوگی۔

آیت ۱۱

فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ ﴿۱۱﴾

Translation: Then he will have no strength and no helper.

ترجمہ: پس نہ تو اسے کوئی قوت حاصل ہوگی اور نہ ہی کوئی مددگار۔

آیت ۱۲

وَالسَّيَّءَاتِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۲﴾

Translation: By the cloud which gives rain after rain,

ترجمہ: قسم ہے موسمِ بارش والے آسمان کی۔

آیت ۱۳

وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۳﴾

Translation: And by the earth which opens out with her bage,

ترجمہ: اور روئیدگی اُگانے والی زمین کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ذَاتُ الصَّدْعِ پھر تم کہتے ہو کہ خدا نے الہام تو بھیج دیا مگر دنیا اس قابل نہیں کہ وہ اس الہام کو مان سکے۔ فرماتا ہے تمہاری یہ بات بھی غلط ہے کہ دنیا الہام الہی کو قبول کرنے کی استعداد اپنے اندر نہیں رکھتی۔ تم زمین کی طرف دیکھو وہ کس طرح بجز پڑی ہوتی ہے اور بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ اس میں کسی قسم کی روئیدگی کی قابلیت نہیں رہی مگر خدا نے اس کے اندر مخفی طور پر یہ قابلیت رکھی ہوئی ہوتی ہے کہ وہ پھٹ کر اپنے اندر سے قسم قسم کی سبزیاں وغیرہ پیدا کر دے چنانچہ جب بارش ہوتی ہے تو ناممکن نظر آنے والی بات بھی ممکن ہو جاتی ہے اور جہاں کسی قسم کے سبزہ کا امکان نظر نہیں آتا وہاں بھی سبزہ پیدا ہو جاتا ہے صَدْعُ کے معنی لغت میں شقی کے بھی ہیں۔ اور ذَاتُ الصَّدْعِ کے معنی ذَاتُ النَّبَاتِ کے بھی ہیں۔ پس ذَاتُ الصَّدْعِ کے معنی ہیں نبات والی زمین یا پھٹ کر روئیدگی پیدا کرنے والی چیز۔ فرماتا ہے یہ ایک دوسرا نظام ہے جو ہماری طرف سے دنیا میں جاری ہے۔

آیت ۱۴

إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۴﴾

Translation: It is surely a decisive word,

ترجمہ: یقیناً وہ ضرور ایک فیصلہ کن کلام ہے۔

آیت ۱۵

وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿۱۵﴾

Translation: And it is not a useless talk.

ترجمہ: اور وہ ہرگز کوئی بیہودہ کلام نہیں۔

اُردو تفسیر- آیت 14-15

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فَضْلٌ فَضْلٌ کا مصدر ہے اور فَضْلُ الشَّيْءِ کے معنی ہوتے ہیں۔ قَطْعَةٌ وَأَبَانَةٌ کسی چیز کو کاٹنا اور دوسرے سے علیحدہ کر دیا۔ نیز الْقَضْلُ کے معنی ہیں پکی بات۔

الْهَزْلُ - هَزَلَ کا مصدر ہے اور هَزَلَ الرَّجُلُ کے معنی ہیں۔ صَارَ مَهْزُؤًا کمزور ہو گیا۔ اور جب هَزَلَ فُلَانٌ فِي كَلَامِهِ کہیں تو معنی ہوں گے مَزَعَمَ وَهَذَى ہنسی اور تمسخر اختیار کیا اور سنجیدگی کو چھوڑ دیا۔ (اقرب)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ قرآن قول فصل ہے یعنی اس کے نزول کے بعد تمہاری شکست میں کوئی روک نہیں ہو سکتی یا قول فصل سے مراد یہ ہے کہ يَفْصِلُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ یعنی یہ قرآن حق اور باطل میں فرق کر دے گا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ اس کے آنے کے بعد بھی حق اور باطل میں فرق پیدا نہ ہو۔ یا ضمیر موعود کی طرف جاتی ہے اور مراد یہ ہے کہ ممکن نہیں کہ وہ موعود آئے اور دنیا میں مذکورہ بالا تغیرات نہ ہوں۔ یہ ایک قطعی اور حتمی امر ہے جس کا فیصلہ کیا جا چکا ہے۔ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ یہ کمزور اور بے فائدہ بات نہیں۔

آیت ۱۶

إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ﴿١٦﴾

Translation: Surely they plan a plan,

ترجمہ: یقیناً وہ کوئی چال چلیں گے۔

آیت ۱۷

وَأَكِيدُ كَيْدًا ﴿١٧﴾

Translation: And I also plan a plan.

ترجمہ: اور میں بھی ایک چال چلوں گا۔

اردو تفسیر - آیت 16-17

یہاں پھر اس مضمون کو دہرا دیا گیا ہے۔ جو پچھلی تین چار سورتوں میں پہلے بیان ہو رہا تھا۔ پہلی سورتوں میں یہ بتایا گیا تھا کہ اسلام بہت بڑی ترقی حاصل کرے گا اور تمام دنیا میں پھیل جائے گا۔ کفار کے منصوبے دھرے رہ جائیں گے۔ ان کی کوششیں اکارت جائیں گی اور اسلام بڑھتے بڑھتے دنیا کے کناروں تک پہنچ جائے گا۔ اس کے بعد یہ بتایا گیا تھا کہ اسلام پر ایک تنزل کا دور آئے گا اور پھر یہ بتایا گیا تھا کہ اس تنزل کے بعد پھر اسلام کی ترقی کا زمانہ آئے گا اور کفر کو تباہ کیا جائے گا۔ یہ تمام ذکر کرنے کے بعد فرماتا ہے اِنَّهُمْ يَكِيدُوْنَ كَيْدًا - وَ اَكِيدُ كَيْدًا۔ دیکھو ہم نے اسلام کی ساری ہسٹری بتادی ہے کہ کس طرح اسلام غالب ہو گا پھر کس طرح اس میں کمزوریاں پیدا ہوں گی اور پھر کس طرح اس دورِ تنزل کے بعد ہم اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کا سامان کریں گے اور پھر اس مذہب کو دنیا پر غالب کر کے دکھادیں گے یہ ایک لمبا سلسلہ جو ہم نے بتایا ہے کیا مکہ کے لوگ اتنی بڑی زنجیر کو توڑ دیں گے اور کیا یہ اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اس نے تو ابھی بڑھنا ہے پھر گھٹنا ہے۔ پھر بڑھنا ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے اور مکہ کے لوگ اس خیال میں بیٹھے ہیں کہ وہ اپنی تدبیروں سے اسلام کو مٹا دیں گے۔ اِنَّهُمْ يَكِيدُوْنَ كَيْدًا وہ بھی تدبیریں کرتے ہیں وَ اَكِيدُ كَيْدًا اور میں بھی تدبیریں کروں گا۔

آیت ۱۸

فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۸﴾

Translation: So give time to the disbelievers. Aye, give them time for a little while.

ترجمہ: پس کافروں کو ڈھیل دے۔ انہیں ایک مدت تک ڈھیل دے دے۔

اُردو تفسیر - آیت 18

پہلے فرمایا کہ کافروں کو مہلت دے اس سے دو کیفیتیں پیدا ہوتی تھیں ایک مومنوں کے قلب میں اور ایک کفار کے قلب میں۔ مومنوں کے قلب میں تو اس سے یہ کیفیت پیدا ہوتی تھی کہ نہ معلوم کفار کو یہ مہلت کب تک دی جائے گی اور کفار کے دل میں یہ کیفیت پیدا ہوتی تھی کہ ابھی کوئی فکر کی بات نہیں ہمیں اور مہلت مل گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کیفیتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے فرمادیا اس طرح مومنوں کی بھی دل جوئی کر دی کہ کفار کو کوئی لمبی مہلت نہیں دی جائے گی بلکہ بہت تھوڑی مہلت دی جائے گی اور ادھر کفار کی امید توڑ دی کہ تم یہ خیال مت کرو کہ تمہیں اور ڈھیل دی جائے گی تمہاری تباہی اور بربادی کا وقت اب بالکل قریب آپہنچا ہے۔

یہ بات بھی اپنے اندر ایک لطافت رکھتی ہے کہ اس سورت کے آخر میں پھر مضمون کو پہلے زمانے کی طرف پھیر دیا گیا ہے جیسے فرماتا ہے فَهَلِ الْكَافِرِينَ اَمَلَهُمْ رُوَيْدًا گویا آخر میں پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف مضمون کو پھیر دیا اور جس طرح مضمون کا ابتداء رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ذکر سے کیا گیا تھا اسی طرح مضمون کا خاتمہ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ذکر پر کیا گیا ہے۔

۲: اسماء الحسنی

اَلْخَالِقُ	Al Khaliq	The Creator	پیدا کرنے والا	Le Createur
اَلْبَارِئُ	AL Baari'u	The Maker	بنانے والا	Celi ki Cree
اَلْمُصَوِّرُ	Al Musawir	The Fashioner	صورت بنانے والا	Celi ki Fasoner
اَلْغَفَّارُ	Al Ghaffaar	The Great Forgiver	بہت بخشنے والا	Le Grand Pardonneur
اَلْقَهَّارُ	Al Qahhaar	The Most Supreme	صاحب جبروت	Le Plus Supreme

الْهَادِي

الْهَادِي: اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام الْهَادِي ہے، جس کے معنی ہیں ہدایت دینے والا، راہ دکھانے والا۔ اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ وہ ذات جو اپنے بندوں کو اپنی معرفت اور پہچان کے طریق دکھائے یہاں تک کہ وہ اس کی ربوبیت کا اقرار کرنے لگیں۔ اور یہ اس وقت دکھاتا ہے جب بندے خدا تعالیٰ کی ربوبیت کے انکاری ہوتے ہیں۔ اس وقت خدا تعالیٰ اپنی قدرت کا اظہار فرماتا ہے اور دنیا کو بتاتا ہے کہ وہ رب العالمین ہے۔ پس یہ ہے ہادی خدا، جو ہدایت کے راستوں کی طرف لانے کے لیے اپنی صفت ربوبیت کو بھی حرکت میں لاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سورۃ فاتحہ کی آیت اِٰلَہِہٖٓ اِلَٰہِہٖمۡ شَیْءٌ کَرِہٌ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ گویا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ چھٹے ہزار کی تاریکی (چھٹا ہزار وہ زمانہ ہے جس میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد مقدر تھی) آسمانی ہدایت کو چاہے گی اور انسانی سلیم فطرتیں خدا کی جناب سے ایک ہادی کو طلب کریں گی یعنی مسیح موعود کو۔ پس اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے مسیح و مہدی کا یہ مقام ہے جسے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہدایت کے لیے اور اسلام کی نئی زندگی کے لیے بھیجا ہے تا دینا پر اسلام کی روشن تعلیم واضح اور عیاں ہو۔ اللہ تعالیٰ کی ہدایت حاصل کرنے کے لیے صاف دل ہو کر اس کی طرف قدم بڑھانا بھی ضروری ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِیْنَا لَنَنْصُرَنَّہُمْ یٰۤاَبْنَاۤءَ اٰدَمَ** (العنکبوت: 70) اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ان کو ضرور اپنے رستوں کی طرف آنے کی ہدایت بخشیں گے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو اس مسیح و مہدی کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اللہ تعالیٰ، جو ہادی ہے، کے بھیجے ہوئے اس مہدی کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے جس راستے پر چلے ہیں اس پر مستقل مزاجی سے قائم رہیں۔ کبھی ٹھوکر نہ لگے۔ اور اس منزل مقصود کی طرف چلتے رہیں جو خدا تعالیٰ کی رضا کی طرف لے جانے والی ہے۔

Reference:

Friday Sermon 6th February 2009

<https://www.alislam.org/friday-sermon/2009-02-06.html>

۳: نماز - لفظ بہ لفظ ترجمہ نماز

Thanaa	English Meaning	اردو معانی	ثناء
SubHaanaka-	Holy are You	پاک ہے تو	سُبْحَانَكَ
Allahum-ma	O Allah	اے اللہ	اللَّهُمَّ
wa-bi-Hamdika	with all Your praise	اور اپنی تعریف کے ساتھ	وَبِحَمْدِكَ
wa-tabaara-kasmuka	and blessed is your Name	اور برکت والا ہے تیرا نام	وَتَبَارَكَ اسْمُكَ
wa-ta-'Aalaa	and exalted (is)	اور بلند ہے	وَتَعَالَى
jadduka	Your Majesty	تیری شان	جَدُّكَ
wa-Laa	and there is none	اور نہیں	وَلَا
ilaaha	worthy of worship	معبود (عبادت کے لائق)	إِلَهَ
ghairuk.	besides You	سوائے تیرے	غَيْرُكَ

پانچ ارکان اسلام

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى
خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ
الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب دعاؤکم ایمانکم.....)

ترجمہ: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے
کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر رکھی گئی ہے۔ (۱) اس بات کی دل اور زبان سے گواہی دینا کہ اللہ
کے سوا کوئی ہستی قابل پرستش نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ خدا کے رسول ہیں۔ (۲) نماز قائم کرنا
(۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) بیت اللہ کا حج بجالانا اور (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

تشریح: یاد رکھنا چاہیے کہ جہاں اوپر والی حدیث (یعنی پہلی حدیث) میں ایمان کی
تشریح بیان کی گئی تھی وہاں موجودہ حدیث میں اسلام کی تشریح بیان کی گئی ہے اور ان دونوں
میں فرق یہ ہے کہ ایمان عقیدہ کا نام ہے اور اسلام عمل کا نام ہے اور دین کی تکمیل کے لئے یہ

دونوں باتیں نہایت ضروری ہیں اور یہ جو ان دونوں حدیثوں میں خدا اور رسول پر ایمان لانے کو مشترک رکھا گیا ہے اس کی یہ وجہ ہے کہ پہلی حدیث میں تو ایمان باللہ اور ایمان بالرسول کو صرف دل کے عقیدہ اور زبان کی تصدیق کے اظہار کے لئے شامل کیا گیا ہے مگر دوسری حدیث میں وہ عمل کی بنیاد بننے کی حیثیت میں داخل کیا گیا ہے۔ بہر حال موجودہ حدیث کی رو سے اسلام کی تعریف میں سب سے اوّل نمبر پر یہ بات رکھی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور آنحضرت ﷺ کی رسالت پر ایمان لایا جائے تاکہ ایک مسلمان کا ہر عمل اسی مقدس عقیدہ کی بنیاد پر قائم ہو کہ خدا ایک ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ اس کی طرف سے آخری شریعت لانے والے نبی ہیں۔ اس کے بعد چار عملی عبادتیں گنائی گئی ہیں جو یہ ہیں۔

(۱) پہلی عبادت صلوٰۃ یعنی نماز ہے جس کے معنی عربی زبان میں دعا اور تسبیح و تحمید کے ہیں۔ نماز دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں پانچ نمازوں کی صورت میں فرض کی گئی ہے اور جسمانی طہارت یعنی مسنون وضو کے بعد مقررہ طریق پر ادا کی جاتی ہے۔ ان پانچ نمازوں میں سے ایک صبح کی نماز ہے جو صبح صادق کے بعد اور سورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ دوسرے ظہر کی نماز ہے جو سورج کے ڈھلنے یعنی دوپہر کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ تیسرے عصر کی نماز ہے جو سورج کے کافی نیچا ہو جانے کے وقت پڑھی جاتی ہے۔ چوتھے مغرب کی نماز ہے جو سورج کے غروب ہونے کے بعد پڑھی جاتی ہے اور پانچویں عشاء کی نماز ہے جو شفق کے غائب ہونے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ اس طرح نہ صرف دن کے مختلف اوقات کو بلکہ رات کے ہر دو کناروں کو بھی خدا کے ذکر اور خدا کی عبادت اور خدا سے اپنی دعاؤں کی طلب میں

خرچ کیا جاتا ہے۔ نماز کی غرض و غایت خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کرنا اور اس کی یاد کو اپنے دل میں تازہ رکھنا اور اس کے ذریعہ اپنے نفس کو فحشاء اور منکرات سے پاک کرنا اور خدا سے اپنی حاجتیں طلب کرنا ہے اور آنحضرت ﷺ کے ایک ارشاد کے مطابق کامل نماز وہ ہے جس میں نماز پڑھنے والا اس وجدان سے معمور ہو کہ میں خدا کو دیکھ رہا ہوں یا کم از کم یہ کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ نماز کے اوقات میں انسانی زندگی کے مختلف حصوں کی طرف لطیف اشارہ رکھا گیا ہے اور اسی لئے دن کے آخری حصہ میں جب رات کی تاریکی قریب آرہی ہوتی ہے نمازوں کے درمیانی وقفہ کو کم کر دیا گیا ہے تاکہ اس بات کی طرف اشارہ کیا جائے کہ عالم آخرت کی تیاری عمر کی زیادتی کے ساتھ تیز سے تیز تر ہوتی چلی جانی چاہیے۔ نماز کی عبادت حقیقتاً روحانیت کی جان ہے اور اسی لئے اسے مومن کا معراج قرار دیا گیا ہے اور نماز کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے ذاتی شغف اور ذاتی سرور کا یہ عالم تھا کہ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے ”جُعِلَتْ قُرْآنٌ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ“¹ یعنی نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

(۲) دوسری عملی عبادت اسلام میں زکوٰۃ ہے جس کے معنی کسی چیز کو پاک کرنے اور بڑھانے کے ہیں۔ زکوٰۃ کی بڑی غرض یہ ہے کہ ایک طرف امیروں کے مال میں سے غریبوں کا حق نکال کر اسے پاک کیا جائے اور دوسری طرف غریبوں اور بے سہارا لوگوں کی امداد کا سامان مہیا کر کے قوم کے مقام کو بلند کیا جائے اور اس کے افراد کو اوپر اٹھایا جائے۔ زکوٰۃ کا ٹیکس مال کا ضروری اور اقل حصہ چھوڑ کر زائد مال پر جسے شرعی اصطلاح میں نصاب

¹ سنن نسائی کتاب عشرة النساء باب حب النساء

کہتے ہیں لگایا جاتا ہے۔ یہ ٹیکس چاندی، سونے اور چاندی سونے کے زیورات اور چاندی سونے کے سکوں (جن میں کرنسی نوٹ بھی شامل ہیں) اڑھائی فیصد سالانہ کے حساب سے مقرر ہے مگر یاد رکھنا چاہیے کہ سونے کا علیحدہ نصاب مقرر نہیں ہے بلکہ چاندی کے نصاب کی قیمت کی بنیاد پر ہی سونے کے نصاب کا فیصلہ کیا جائے گا جو لازماً ان دو دھاتوں کی نسبتی قیمت کے لحاظ سے بڑھتا گھٹتا رہے گا۔ تجارتی مال پر بھی اڑھائی فی صد سالانہ کی شرح مقرر کی گئی ہے۔ زرعی زمینوں اور باغات کی فصل پر بارانی فصل کی صورت میں دسواں حصہ اور مصنوعی آبپاشی کی صورت میں بیسواں حصہ زکوٰۃ مقرر ہے۔ بھیڑ بکریوں کی صورت میں قطع نظر تفصیلات کے ہر چالیس بکریوں سے لے کر ایک سو بیس بکریوں تک پر ایک بکری اور گائے اور بھینسوں کی صورت میں تیس جانوروں پر ایک بچھڑا اور اونٹوں کی صورت میں ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری اور بچیس اونٹوں پر ایک جوان اونٹنی مقرر ہے اور زمین کی کانوں اور دھینوں اور بند خزانوں پر بیس فیصد یک مشمت کی شرح سے زکوٰۃ لگتی ہے اور پھر زکوٰۃ کی یہ سب آمدنی فقراء اور مساکین کے علاوہ مقروضوں اور مسافروں اور غلاموں اور مؤلفۃ القلوب لوگوں اور دینی مہموں میں حصہ لینے والوں اور زکوٰۃ کا انتظام کرنے والے عملہ پر خرچ کی جاتی ہے۔ اس طرح زکوٰۃ قومی دولت کو سمونے کا بھی ایک بڑا ذریعہ ہے۔

(۳) تیسری عملی عبادت حج ہے۔ حج کے معنی کسی مقدس مقام کی طرف سفر اختیار

کرنے کے ہیں اور اسلامی اصطلاح میں اس سے مراد مکہ مکرمہ میں جا کر خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کی پہاڑیوں کا طواف کرنا اور پھر مکہ سے نومیل پر عرفات کے تاریخی میدان میں وقوف کر کے

دعائیں کرنا اور پھر واپسی پر مزدلفہ میں قیام کر کے عبادت بجالانا اور بالآخر مکہ سے تین میل پر منیٰ کے مقام میں قربانی دینا ہے۔ حج جو ماہ ذوالحجہ کی آٹھویں اور نویں اور دسویں تاریخوں میں ہوتا ہے صرف ایک مقدس ترین جگہ کی زیارت ہی نہیں جس کے ساتھ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی قربانی اور پھر خود آنحضرت ﷺ کی ابتدائی قربانی کی مقدس روایات وابستہ ہیں بلکہ حج مختلف ملکوں اور مختلف قوموں کے مسلمانوں کے آپس میں ملنے اور تعارف پیدا کرنے اور ایک دوسرے سے ملی معاملات میں مشورہ کرنے کا بے نظیر موقع بھی مہیا کرتا ہے۔ حج ساری عمر میں صرف ایک دفعہ بجالانا فرض ہے اور جیسا کہ دوسری حدیث میں صراحت آئی ہے اس کے لئے صحت اور واجبی خرچ اور راستہ میں امن کا ہونا ضروری شرط ہے۔

(۴) چوتھی عملی عبادت رمضان کے روزے ہیں۔ یہ روزے ہر ایسے مسلمان پر جو بلوغ کی عمر کو پہنچ چکا ہو اور بیمار یا مسافر نہ ہو، فرض کئے گئے ہیں۔ بیمار یا مسافر کو دوسرے ایام میں گنتی پوری کرنی پڑتی ہے۔ روزہ کے لئے عربی میں صوم کا لفظ استعمال ہوتا ہے جس کے معنی اپنے نفس کو روکنے کے ہیں۔ یہ عبادت رمضان کے مہینہ میں جو قمری حساب کے مطابق سال کے مختلف موسموں میں چکر لگاتا ہے ادا کی جاتی ہے اور صبح صادق سے قبل سحری کا کھانا کھا کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور بیوی کے ساتھ اختلاط کرنے سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ گویا روزوں میں مسلمانوں کی طرف سے زبانِ حال سے اپنی ذات اور اپنی نسل کی قربانی کا نمونہ پیش کیا جاتا ہے۔ روزے نفس کو پاک کرنے اور مشقت کا عادی بنانے کے علاوہ غریبوں کی غربت کا احساس پیدا کرانے اور مومنوں میں قربانی کی روح کو ترقی دینے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ حقیقتاً روزہ ایک بہت ہی بابرکت عبادت ہے۔

ریفرنس : چالیس جواہر پارے

۵: ملفوظات

قول و فعل میں مطابقت اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ وہ مورد غضب الہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہوگا۔ پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں اسی لئے کہ تخم ریزی کی جاوے جس سے وہ پھل دار درخت ہو جاوے۔ پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرون کیسا ہے اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے؟ اگر ہماری جماعت بھی خدا نخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے محض زبانی دعوے کرتی ہے۔ وہ غنی ہے وہ پروا نہیں کرتا۔ بدر کی فتح کی پیشگوئی ہو چکی تھی، ہر طرح فتح کی امید تھی لیکن پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رو کر دعا مانگتے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ جب ہر طرح فتح کا وعدہ ہے تو پھر ضرورت الحاح کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ذات غنی ہے یعنی ممکن ہے کہ وعدہ الہی میں کوئی مخفی شرائط ہوں۔

(ملفوظات، جلد اول)

قرآن کریم کی دعا پڑھیں اور یاد

۶: کریں

(38) شرح صدر، سہولت امر اور زبان میں تاثیر پیدا ہونے کی دعا
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب دربارِ فرعون میں جا کر فرمانِ الہی پہنچانے کا حکم ہوا تو
انہوں نے یہ دعا کی۔ حضرت اسماء بنت عمیس بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو شبیر پہاڑ
کے دامن میں یہی دعا کرتے دیکھا۔ آپ بارگاہِ الہ میں عرض کر رہے تھے کہ مولیٰ میں تجھ سے
وہی دعا مانگتا ہوں جو میرے بھائی موسیٰ نے مانگی۔ (تفسیر الدر المنثور للسیوطی جلد 4 صفحہ 295)

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۝

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي ۝ يَفْقَهُوا قَوْلِي ۝ (طہ: ۲۸ تا ۲۹)

اے میرے رب! میرا سینہ کھول دے۔ اور جو مجھ پر فرض ڈالا گیا ہے اس کو پورا کرنا
میرے لئے آسان کر دے۔ اور اگر میری زبان میں کوئی گرہ ہو تو اسے بھی کھول دے۔ (حتیٰ
کہ) لوگ میری بات آسانی سے سمجھنے لگیں۔

(خزینۃ الدعاء)

لنک :

files.alislam.cloud/audio/tilawat/aiman/020-026-AR.mp3

files.alislam.cloud/audio/tilawat/aiman/020-027-AR.mp3

files.alislam.cloud/audio/tilawat/aiman/020-028-AR.mp3

files.alislam.cloud/audio/tilawat/aiman/020-029-AR.mp3

اوصافِ قرآنِ مجید

(مقتول از برائین احمدیہ صدم صفر 305 مطبوعہ 1882)

AUSAAFE QOURAAN MAJIID

Les beautés du saint Coran

Excellences of the Glorious Quran

نورِ فرقان ہے جو سب نوروں سے اجلی نکلا پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

Nouré furqan hai jo sab nuron se ajlaa niklaa

Paak vo jiss sé yé annwaar ka daryaa niklaa

La lumière du Coran surpasse toutes les autres lumières

Saint est Celui Duquel a jailli cette rivière de lumière

"Tis the light of Quran that outshines all light, Pure is he from Whom this sea of lights emerged

حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا ناگہاں غیب سے یہ چشمہء اسفلٰی نکلا

Haq ki tauhid ka mour-jhaa hi tchala thaa paudaa

Na gahan ghayb sé yé tchashmaé asfaa nikla

La plante de [la croyance en] l'Unité du Vrai Dieu avait commencé à flétrir ;

Voici que soudain a jailli de l'invisible cette source limpide !

The tree of God's Unity was just about wilted, When all of a sudden, from the hidden, this pure spring flowed

یا الٰہی! تیرا فرقان ہے کہ اک عالم ہے جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

Yaa ilaahi téra furqan hai ké ik aalam hai

Jo zarouri tha vo sab iss mé mohay-yaa nikla

O mon Dieu, Ton Coran est un monde en soi;

Il possède en effet toute chose nécessaire

O Lord! What a world unto it is this Quran of Thine, All that was essential was found to be provided therein

سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں مئے عرفان کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

Sab jahan tchhaan tchouké saari doukaanein dékhign

Maé irfan kaa yéhi ék hi shiisha niklaa

Ayant parcouru le monde et cherché haut et bas dans toutes les échoppes

C'est la seule coupe inébrante de la connaissance divine

We searched all the worlds; all the shops we looked into;

It turned out to be the only wine-cup of God's knowledge

58

انگریزی ترجمہ مترادف / ہم
معنی الفاظ

<i>Virtues</i>	اوصاف=خوبیاں
<i>Enlightened</i>	اجلا=روشن
<i>Wilted/about to die</i>	مرنے کے مرجھانا=قرب
<i>Unseen</i>	غیب=ان دیکھا
<i>knowledge</i>	عرفان=علم
<i>provide</i>	مہیا کرنا ضرورت پوری = کرنا

۸ : قصیدہ پڑھیں اور یاد کریں

شعر سولہ

نَهَبَ اللَّئَامُ نُشُوبَهُمْ وَعَقَّارَهُمْ
فَتَهَلَّلُوا بِجَوَاهِرِ الْفُرْقَانِ

شعر سترہ

كَسَحُوا يُبُوتَ نُفُوسِهِمْ وَتَبَادَرُوا
لَتَمَّتْ الْإِيْقَانِ وَالْإِيْمَانِ

شعر آٹھارہ

قَامُوا بِأَقْدَامِ الرَّسُولِ بِغُرُوبِهِمْ
كَالْعَاشِقِ الْمَشْغُوفِ فِي الْمَيْدَانِ

شعر انیس

قَدَمُ الرِّجَالِ لِيَصْدَقِهِمْ فِي حُبِّهِمْ
تَحْتَ السُّيُوفِ أَرْيَقُ كَالْقُرْبَانِ

شعر بیس

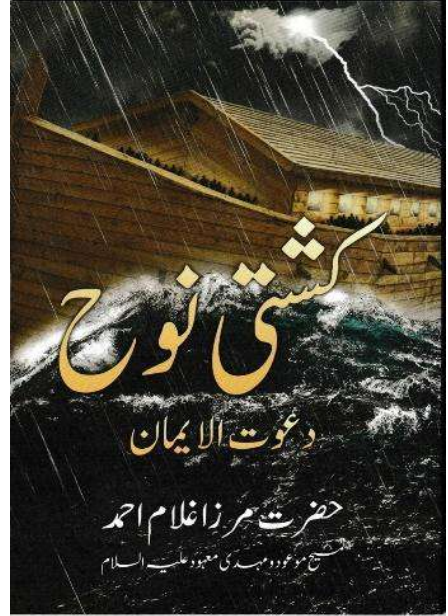
جَاءُوكَ مِنْهُوَيْنَ كَالْعُرْيَانِ
فَسَرَّتْهُمْ بِمَلَا حِفِّ الْإِيْمَانِ

لنک :

<https://www.youtube.com/watch?v=HvG0fvQzl9Y&t=289s>

۹: حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب

کشتی نوح- دعوت ایمان



لنک:

<https://www.alislam.org/urdu/pdf/KashtiNooh.pdf>

خواندگی: صفحہ ۲۸ سے صفحہ ۶۰ تک

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ
(سنن ابن ماجه كِتَابُ السُّنَّةِ بَابُ فَضْلِ
الْعُلَمَاءِ وَالْحَثِّ عَلَى طَلَبِ الْعِلْمِ حَدِيثُ
نمبر 224)

ترجمہ: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر
فرض ہے

